نظم: نعت

مولانا ظفر علی خان

شعر نمبر1:

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو   ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو

تشریح :

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے ۔

شاعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور اپ ہی کی بدولت یہ تمام کائنات قائم ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا ۔آپ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ میرا دل جس کی چاہت سے لبریز ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں آپ ہی ہمارا سہارا ہیں اور یہ دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں یہ اللہ نے آپ کے لیے ہی بنائی ہے اور ہماری تو دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ ﷺ کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے ہمارے دل آباد ہیں۔ دنیا کی محبت دلوں کو مردہ کر دیتی ہے اور ہر شخص خود غرض ہو جاتا ہے اس کے علاوہ دنیا چونکہ رنج و الم اور مشکلات کا گھر ہے، ہر طرف مایوسی اور نا امیدی ہے۔ اس صورتحال میں اگر ہمارے دل زندہ ہیں تو وہ صرف اور صرف آپ ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہیں۔ یہ دنیا ہمارا گھر ہے جس میں ہم آباد ہیں اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں جینے کا حوصلہ ملتا ہے۔ گویا جو دل آپ کی محبت سے بھرا ہے وہ زندہ ہے اور جو اس محبت سے خالی ہے وہ مردہ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی محبت دلوں کو آباد کرتی ہے۔

میں جو اک برباد ہوں، آباد رکھتا ہے مجھے

دیر تک اسمِ محمد ﷺ شاد رکھتا ہے مجھے

شعر نمبر2:

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا   اس راہ نورد جادہ اسریٰ تم ہی تو ہو

تشریح :

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے ۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا ۔آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ جن کو اللہ تعالی نے ملاقات کرنے کے لئے عرش پر بلایا۔

دیئے گئے شعر میں شاعر صنعت تلمیح کا استعمال کر رہے ہیں نظم یا نثر میں چند الفاظ کے ذریعے کسی مشہور واقعے یا قرآنی آیات یا احادیث وغیرہ کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔ اس شعر میں شاعر نبی اکرم ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہی شرف ہے کہ آپ کائنات کی ہر موجودات اور ممکنات سے بھی آگے گزر گئے اور عرش معلیٰ پہ رب ذوالجلال کے روبرو ہوئے۔اس شعر میں شاعر قرآن پاک کی اس سورۃ کا حوالہ دے رہا ہے۔ جس میں جبرائیل آپ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد

اقصی پھر وہاں سے آسمانوں پر لے گئے۔ یعنی آپ نے اللہ کے حکم سے کائنات کی ہر وسعت کو پار کر لیا اور یہ سب رات کے ایک حصے میں ہوا ۔آپ نے سفر کیا ،اللہ تعالٰی سے ملاقات بھی کی، جنت دوزخ کا نظارہ بھی کیا، انبیاء سے مختلف آسمانوں پر ملاقات بھی کی۔اور واپس بھی تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے سوا یہ شرف اور اعزاز کسی اور نبی کو نہیں ملا۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے

وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

شعر نمبر3:

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے   اے تاجدار یثرب و بطحا تم ہی تو ہو

تشریح:

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے ۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا ۔آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ جنہوں نے یتیموں کے سر پر دست شفقت رکھا۔

شاعر رسول پاک ﷺ کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ یتیموں غریبوں ضرورت مندوں کی مدد کی ہے۔ آپ کی محبت اور شفقت اور رحمت کی بے انتہا مثالیں تاریخ میں موجود ہیں ۔آپ کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

ترجمہ:- اور ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ۔

شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ بے سہارا کی مدد کی ہے اور آپ ہی یثرب و بطحا یعنی کہ مدینہ اور مکہ کے بادشاہ ہیں۔ آپ ﷺ کی رحمت پوری دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔

سکونِ قلب ملا،،،،،،،لذتِ حیات ملی

درِ حبیب ﷺ ملا تو ساری کائنات ملی

شعر نمبر4:

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے   جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تمہی تو ہو

تشریح:

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے ۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا۔ آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کریم ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آخرت میں بھی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے لیے تمام انبیاء کو مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن جن تکالیف سے آپ ﷺ گزرے، اس کی مثال کہیں پہ بھی نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے کفار کی طرف سے ملنے والی تکلیفوں پر کبھی کسی کو بد دعا نہیں دی، کسی سے ذاتی بدلہ نہیں لیا ہمیشہ درگزر سے کام لیا۔ فتح مکہ اس کی سب سے بڑی مثال ہے۔ جب آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ آپ ﷺ کی ذات بے مثال ہے اور آپ ﷺ کے جیسے کردار کی نظیر کہیں پہ بھی نہیں ملتی۔

رخ مصطفی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

شعر نمبر5:

پھوٹا جو سینہ شب تار الست سے　　　اسی نور اولیں کا اجالا تم ہی تو ہو

تشریح:

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔ اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جد وجہد میں حصہ لینے والے ایک سر گرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔ وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا۔ آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ جن کو اللہ تعالی نے ملاقات کرنے کے لئے عرش پر بلایا۔

شاعر مولانا ظفر علی خان نے صنعت تلمیح کا استعمال کیا ہے۔ شاعر قرآنی آیت "الست بربکم "کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس روز اللہ تعالی نے انسانی ارواح کو جمع کر کے سوال کیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے پکار کر جواب دیا تھا کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے تو اس جواب سے کائنات میں وحدانیت کی کرن جاگ اٹھی۔ شاعر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہی وجہ کائنات ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو واحد نیت کی اس اولین یعنی سب سے پہلے نور کا سبب آپ ﷺ کی ذات ہی قرار پاتی ہے۔

سکونِ قلب ملا،،،،،،،لذتِ حیات ملی

درِ حبیب ﷺ ملا تو ساری کائنات ملی

شعر نمبر6:

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر　　　اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

تشریح:

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔ اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جد وجہد میں حصہ لینے والے ایک سر گرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔ وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا ۔آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ جن کو اللہ تعالی نے ملاقات کرنے کے لئے عرش پر بلایا۔

شاعر صنعت تلمیح استعمال کرتے ہوئے نبی اکرم کی شان بیان کر رہے ہیں کہ جب نبی اکرم حضرت جبرائیل کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے، حضرت جبرائیل جو تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ اللہ کے مقرب فرشتے ہیں ۔جب دونوں مقام سدرہ پر پہنچے، تو حضرت جبرائیل فرمانے لگے کہ اے نبی ﷺ آپ خود ہی اگلی منازل طے کرنی ہیں۔ کیونکہ اس مقام سے ایک قدم آگے بھی بڑھا تو میرے پر جل جائیں گے اس طرح عرش معلیٰ کی جانب آپ ﷺ اکیلے روانہ ہوئے اور شاعر یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ جو مقام و مرتبہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا کیا وہ کسی اور کا نصیب نہیں ہے۔

شعر نمبر 7:

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا　　　سب غایتوں کی غایت اولی تم ہی تو ہو

تشریح:

یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم نعت سے لیا گیا ہے۔ اس نظم کے شاعر کا نام مولانا ظفر علی خان ہے۔ ظفر علی خان شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور ازادی کے جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی تھے۔ مولانا ظفر علی خان اس وقت کے مشہور رسالے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ مولانا کا سیاسی مسلک گاندھی جی کے عدم تشدد کی حکمت عملی سے بالکل مختلف تھا۔ وہ برطانوی حکمرانوں سے براہ راست ٹکراؤ پر یقین رکھتے تھے ۔

شاعر حضور ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے دل آپ ہی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کی تخلیق ہوئی۔ جس نے ہم گناہ گاروں کو تھام لیا ۔آپ ﷺ ہی رحمت دو جہاں ہیں۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ جن کو اللہ تعالی نے ملاقات کرنے کے لئے عرش پر بلایا۔

شاعر نبی اکرم ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو کائنات کی تخلیق ہی نہ کی جاتی۔ اللہ تعالی نے دنیا میں سب کچھ اپنے حبیب ﷺ کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اس سے یہ واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالی کو اپنے پیارے پیغمبر ﷺ سے کتنی محبت ہے۔ یہاں شاعر نے کائنات کی بقا کے بارے میں بنیادی نقطہ بیان کیا ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی۔ بلکہ اللہ پاک نے اسے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے لیے تخلیق کیا ہے ۔

حدیث قدسی کا مفہوم ہے "کہ اے نبی اگر آپ کا وجود مبارک نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا"

خوبانِ جہاں کی ہے تیرے حُسن سے خُوبی

تُو خوب نہ ہوتا تو کوئی خوب نہ ہوتا۔!!